فردوس رخ نماید بے توچہ کار آید
حوران بمن بیایند بے توچہ کار آید
ہر رنج من ربودی اطلس بساط کردی
شبہا بمن سپردی بے توچہ کار آید
بالائے عرش رفتم ہر تخت نور خفتم
واللہ راستہ گفتم بے توچہ کار آید
دولت ہزار دولت نعمت ہزار نعمت
عزت کمال عزت بے توچہ کار آید
کونین رابیارند بردے ہمہ بے کارند
ہر دست من سپارند بے توچہ کار آید
راجا بگفت ہردم ہژدہ ہزار عالم
یکبار گر بیابم بے توچہ کار آید

میرے محبوب تیرے بغیر

یہ تمام چیزیں میرے کس کام کی ہیں

قلندرؒ رِ کبریا اس غزل میں معشوقِ حقیقی سے فرماتے ہیں کہ بہشت، حوریں، بالائے عرش نور کا تخت، دولت ہزار نعمت، ہزار عزت کمالِ کونین و جہاں مختصر یہ کہ تمام تر نعمتیں... بہشت کی جلوہ گری، جہانِ دو عالم کی خوبصورتی، عرش کا سفر، نور کے تخت پر آرام کرنا یہ سب چیزیں اے میرے محبوب تیرے بغیر میرے کس کام کی ہیں.. اس لئے اے راجا اٹھارہ ہزار عالم بھی ہوں اگر میرے محبوب کا دیدار ممکن نہ ہوتو یہ تمام چیزیں میرے کس کام کی ہیں.... اس لئے واللہ میں صحیح کہہ رہا ہوں کہ تیرے بغیر کوئی چیز میرے کسی کام کی نہیں ہے........